

جناب محمد وحید ندوی

مغرب کی دہشت گردی

موجودہ عہد میں خصوصاً ۹/۱۱ کے واقعہ کے بعد تشدد اور دہشت گردی کے ہر واقعہ کو اسلام اور مسلمانوں سے جوڑ دیا جاتا ہے۔ ذرائع ابلاغ خاص طور پر مغربی میڈیا بڑے زور و شور سے پردہ پیگنڈہ کرتے ہیں کہ پوری دنیا میں صرف مسلمان دہشت گرد ہیں دین اسلام دہشت گردی اور انتہا پسندی کی تعلیم دیتا ہے اسلامی ممالک دہشت گردی کی آماجگاہ ہیں اسلامی ادارے اور مراکز تشدد کے اڈے ہیں یہ بات اگر یورپ اور مغربی ممالک کے پس منظر میں کہی جاتی تو صحیح ہوتی کیونکہ یورپ اور امریکہ کی پوری تاریخ تشدد انتہا پسندی اور دہشت گردی سے پُر ہے جبکہ اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ عدل و انصاف امن و امان اور انسانیت کے احترام سے مزین ہے ٹوماس آر ملڈ مستشرق کہتا ہے کہ اسلامی عہد و اقتدار میں غیر مسلموں کو جو امن و سلامتی اور جان و مال کا تحفظ حاصل تھا اس کی یورپ کی پوری تاریخ میں مثال نہیں ملتی، پوپ شنودہ سوم نے اعتراف کیا ہے کہ اسلامی تاریخ عقود و رگز عدل و انصاف کرم گستری امن و آشتی اور اخوت و مساوات کی اعلیٰ ترین مثالوں سے مزین ہے۔

عالمی میڈیا ہمیشہ صرف مسلمانوں کی طرف منسوب واقعات کو پیش کرتا ہے اور مغرب کے کالے کرتوتوں پر دبیز پردے ڈال دیتا ہے جس کی وجہ سے دنیا کی نظروں سے تصویر کا دوسرا رخ پوشیدہ رہتا ہے تہذیب حاضر کا روشن چہرہ تو نظر آتا ہے لیکن اندرون جو گنگیز سے تاریک تر ہے نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے حقیقت یہ ہے کہ یورپ اور امریکا میں دہشت گردی اور تشدد کا نیٹ ورک جتنا مستحکم فعال اور مضبوط ہے وہ کسی اور ملک میں نہیں۔ اگر عصبیت سے بالاتر ہو کر منصفانہ ذہن سے پوری دنیا میں تشدد اور دہشت گردی کا جائزہ لیا جائے تو امریکا اور اسرائیل سرفہرست نظر آئیں گے۔ ہم ذیل میں اسرائیل امریکا اور یورپ کی دہشت گردی اور ظلم و سفاکی کی ایک جھلک پیش کریں گے۔

امریکہ نے سابق صدر ریگن کے نظریہ کے مطابق بین الاقوامی دہشت گردی کے نئے نئے ذرائع اختیار کئے مثلاً دنیا کے مختلف ملکوں میں مجرمانہ اور دہشت گردانہ اعمال کے افراد تیار کر کے بین الاقوامی سطح پر دہشت گردی کا نیٹ ورک قائم کر دیا جو امریکی خفیہ سراغ انجمنی CIA کی نگرانی میں سرگرم عمل ہے ۱۹۸۶ء میں کونٹرا کا امدادی جہاز گرایا گیا جس پر امریکی کرایہ کے فوجی سوار تھے جو کونٹرا میں امریکی فوجیوں کی مدد کے لئے جا رہے تھے اس طرح امریکہ نے ۱۹۸۸ء میں ”نیکاراگوا“ پر بمباری کر کے محصور شہریوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا سلفا ڈور اور ہندور اس کی

دہشت گرد تنظیموں اور مافیا جماعتوں نے کونٹرا میں جنگ کے دوران اہم کردار ادا کیا۔ ۱۹۸۸ء کے اخیر میں ایک امریکی ایجنٹ نے اعتراف کیا تھا کہ ہم لوگوں نے سینکڑوں اسکولوں اور اسپتالوں کو تباہ کر دیا اور شہر سے دور دیہاتی علاقوں میں انسانی زندگی کے وسائل بند کر دیئے، امریکی فوجیوں نے نیکاراگوا سے انخلاء کے بعد وہاں قتل و غارتگری، خون خرابہ، دہشت گردی و تشدد کا سلسلہ جاری کر دیا۔ ۱۹۰۸ء میں سلفاڈور میں دسیوں ہزار شہریوں کا قتل عام کیا گیا، وہاں کے پوپ کے بیان کے مطابق نہتے شہری اجتماعی قتل اور نسل کشی کی کارروائیوں کے شکار ہوئے، اور ان شہریوں کا گناہ صرف اتنا تھا کہ وہ اپنے جائز بنیادی حقوق کا دفاع کر رہے تھے۔

اسی سال گواتیمالا میں امریکی پشت پناہی میں قتل عام ہوا، اس سے پہلے ساٹھ کی دہائی میں کیوبا اور لبنان امریکی جارحیت اور غنڈہ گردی کا شکار ہو چکے تھے، ۱۹۶۱ء میں ”نمس“ نامی مافیا تنظیم نے CIA کی نگرانی میں ہوٹلوں، صنعتی کارخانوں اور تعلیمی و ثقافتی اداروں کو اپنی منظم دہشت گردی کا نشانہ بنایا، غذائی اجناس میں زہر ملا دیا۔ ۱۹۹۲ء میں امریکہ نے فلوریڈا کے ایک مافیا گروہ کو کیوبا بھیجا جس نے صنعتی کارخانوں کو تباہ کر دیا۔

یہودیوں کے دو مشہور مافیا گروپ ایریون اور لیبھی نے جن کے سرغنہ مناحم بیگن تھے، ہزاروں عرب شہریوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا، اور جن یہودی ممبروں کے بارے میں خدشہ تھا کہ وہ واقعہ کی گواہی دے سکتے ہیں ان کو بھی ختم کر دیا۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ کریں: ”ارهاب القراصنه وازهاب الابطاطرة قديماً وحديثاً“ از ناظم چومسکی تعریب: احمد عبدالوہاب)

صیہونیوں کا ایک دہشت گرد گروپ ”ہاجتاہ“ کے نام سے مشہور ہے، یہ گروپ ان لوگوں کا صفایا کرتا ہے جو عربوں کے ساتھ مصالحت و مفاہمت کی بات کرتے ہیں یا صیہونی پروڈوکول کو بروئے کار لانے میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ اس گروہ کے خفیہ جیل خانے بھی ہیں جن میں ان یہودیوں کو ڈال دیا جاتا ہے جنکے بارے میں شک و شبہ ہوتا ہے۔ آج یورپ اسلام اور مسلمانوں کی تاریخ کو خونی تاریخ کی شکل میں پیش کر رہا ہے جبکہ یورپ اور کلیسا کی پوری تاریخ شرف و فساد، قتل و غارتگری، خون خرابہ اور بے گناہ معصوم جانوں کو تہ تیغ کرنے سے پر ہے۔ یورپ کی خانہ جنگیاں خصوصاً فرانس اور برطانیہ کی پچاس سالہ جنگیں اس کی بین دلیل ہیں۔ ایشیاء اور افریقہ کے براعظموں میں نصرانیت کے فروغ و تبلیغ کی خاطر وحشیانہ کارروائیاں، جن میں لاکھوں انسان قتل کر دیئے گئے۔ امریکا کے اصلی باشندوں (ریڈ انڈین) کو قتل کر کے جن کی مجموعی تعداد ۱۱۲ ملین ہے، سفید فاموں نے قبضہ کر لیا اور افریقہ کے سیاہ فاموں کو لا کر غلام بنایا۔

۱۵۴۲ء میں ایک اسپینی پادری Bartolome de Las Casas نے ”اصل امریکی باشندوں کا

قتل عام“ کے عنوان سے ایک کتاب لکھی، اسپینی پادری نے انھوں کو دیکھا تو بیان کیا ہے کہ اسپینیوں نے امریکی

برا عظم کے اصل باشندوں کا قتل عام کیا۔

مصنف نے لکھا ہے کہ جب اسپینیوں نے جزیرہ Hispaniola پر قبضہ کیا تو اس وقت وہاں کے باشندوں کی تعداد تین ملین تھی، لیکن آج وہاں زعمہ بچ جانے والوں کی تعداد صرف دوسو ہے۔ اور دوسرے ممالک کیوبا، پورٹوریکا اور جمنیکا کے حالات ناگفتہ بہ ہیں یہاں تو زعمہ بچ گئے آٹا نظر ہی نہیں آتے، اسپینیوں کے پالیس سالہ دورِ ظلم و بربریت میں ۱۲ ملین انسان موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔

کیتھولک عیسائیوں نے دقلد یانوس شہنشاہ اعظم کے عہد اقتدار میں (۱۴۹۲ء) آرتھوڈوکس عیسائیوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا، اور مصر میں ان کو زندہ نذر آتش کر دیا گیا، اور ان کی لاشیں چیل کوؤں کو کھلا دی گئیں، اس کے عہد میں تقریباً ایک ملین عیسائی قتل کر دیئے گئے اور جو زندہ بچ گئے ان پر سخت ترین ٹیکس عائد کر دیا گیا۔ (مذبحہ الصحر والحمز، عربی مجلہ الجمع، شمارہ نمبر ۳۳، ۱۹۷۴، ۱۲، ۲۰۰۶ء)

نصرانی مورخ ویڈہام نے لکھا ہے کہ ”۱۵۷۲ء کو کیتھولک نصرانیوں نے پروٹسٹنٹ عیسائیوں کا پیرس میں قتل عام کیا، جس سے پیرس کی سڑکیں خون سے بھر گئیں، اور دسیوں ہزار انسان موت کی نیند سو گئے۔“

۱۰۵۲ء میں اندلس کے اشبیلہ خطہ میں کلیسا کی عدالت نے نصرانیت اختیار نہ کرنے کی صورت میں مسلمانوں کو ملک بدر کر دیا۔

ولیم جالیں کہتا ہے کہ نصرانیت پہلا مذہب ہے جس نے دنیا میں خون خرابہ، دینی عصبیت اور مقابل فریق کو نیست و نابود کر دینے کا طریقہ ایجاد کیا۔

کلیسائی تفتیشی عدالتوں نے چند سالوں کی مدت میں تین لاکھ چالیس ہزار انسانوں کو قتل کر دیا، ان میں ایک بڑی تعداد کو زندہ جلادیا گیا۔

بریفالٹ نے لکھا ہے کہ ”مورخین کے اندازہ کے مطابق عیسائیوں نے پورے یورپ میں ۱۵ ملین انسانوں کو ہلاک کر دیا“

”تاریخ مصر“ کے مورخ حنا نقیوسی کا بیان ہے کہ ”رومی شہنشاہ قسطنطین کے عہد حکومت (۲۷۴-۳۳۷ء) میں عیسائی کلیساؤں کو تباہ کر دیا گیا، کتب خانوں کو نذر آتش کر دیا گیا، فلاسفہ اور علماء کو زندہ جلادیا گیا۔“

عیسائی مورخ وایلب واج، اور یوسف کرباج ”المسیحیون فی التاريخ الاسلامی العربی والترکی“ میں رقم طراز ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مصر میں عیسائیوں اور یہودیوں کی تعداد ۲۵ لاکھ تھی اور نصف صدی کے اندر صرف تعداد نے ہارون الرشید کے زمانہ میں اسلامی عدل و انصاف سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔

مشہور مستشرق اور مورخ مسلمانوں کے بارے میں لکھتا ہے کہ ”اسلام میں اعتراف کیا ہے کہ

اسلامی دور اقتدار میں دیگر ادیان کے ماننے والوں کو جو سکون و راحت اور امن و سلامتی حاصل ہوئی اسکی مثال نہیں ملتی۔ عیسائی عالم کچا نین نے لکھا کہ عیسائیوں کی ایک بڑی تعداد نے اندرونی خانہ جنگیوں اور دین مسیح میں تحریف سے پریشان ہو کر اسلام کی صداقت و حقانیت اور اس کی مثالی تعلیمات سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ اسکے مقابلہ میں عیسائیوں نے اپنے دور حکومت میں مسلمانوں پر طرح طرح کے مظالم ڈھائے۔ جرتی نے اپنی کتاب ”عجائب الآثار فی التراجم والاخبار“ میں لکھا ہے کہ مصر پر نپولین بونا پارٹ کے حملہ میں نصرانیوں نے مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے۔

عیسائی مورخین اسٹیفن زسیان، گوستاؤ لو بون، رابرٹ اور کا بن آبوس نے اعتراف کیا ہے کہ ”عیسائیوں نے بیت المقدس میں پناہ گزین مسلمانوں کا اس طرح قتل عام کیا کہ گھوڑوں کے پیر گھٹنوں تک خون میں ڈوب گئے۔ ریچرڈ نے عکا شہر میں ۲۷۰۰ مسلم قیدیوں کو قتل کر دیا۔ جن میں بچوں اور عورتوں کو بھی قتل کر دیا گیا۔ بلکہ وہ سڑکوں پر گھوم گھوم کر مردوں، نوجوانوں، بچوں اور عورتوں کے پیٹ چاک کرتے تھے ہر جگہ لاش ہی لاش نظر آتی تھی اور ہماری قوم کے سفاکوں نے تقریباً ایک لاکھ مسلمانوں کو قتل کر دیا“

اسی طرح بوسنیا، ہرسک، اور کوسو میں مسلمانوں کا قتل عام ہوا۔ پچاس ہزار عورتوں کو برغمال بنایا گیا۔ عورتوں کے رحموں میں کتوں کا مادہ ڈالا گیا۔ ۶۱۴ مسجدوں کو بالکل نیست و نابود کر دیا گیا۔ اور ۵۳۰ مسجدوں کو زبردست نقصان پہونچا۔ سینکڑوں اسلامی مدرسوں کو تہس نہس کر دیا گیا اور امریکہ کی نام نہاد دہشت گردی مخالف، جنگ کا بھی مقصد سامراجی مقاصد کی تکمیل اور اسلام کا خاتمہ ہے۔ ایک عیسائی اخباری نمائندہ دیوئڈ سلہورن نے لکھا ہے کہ یہ جنگ دہشت گردی کے خلاف نہیں ہے بلکہ یہ اسلام کے خلاف ہے۔

انگریزی مجلہ نیشنل ریو نے صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ ہم کو مسلمانوں کے ملکوں میں جا کر حملہ کرنا چاہیے ان کے لیڈروں کو قتل اور مسلمانوں کو عیسائیت قبول کرنے پر مجبور کرنا چاہیے۔

۲۰۰۴ء میں نیویارک ٹائمز نے لکھا تھا کہ عراق میں جاری ہش کی جنگ ایک دینی مبلغ کا مظہر ہے۔ (بحوالہ عربی رسالہ الجمع، شمارہ نمبر ۲۱، ۱۷، ۳۰، ۲۹، ۲۰۰۶ء)

مذکورہ بالا عیسائی مظالم کی چند مثالیں ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ نصرانیوں نے اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کی خاطر کس قدر مظالم ڈھائے۔ خون کی ہولیاں کھیلیں اور پھر الزام اسلام اور مسلمانوں کے سر تھوپ دیا جائے کہ اسلام تلوار کی نوک پر پھیلا ہے۔

یہ تہذیب حاضر کی تصویر کا دوسرا رخ ہے جسے پوری دنیا کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔